بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

آسماں بارد نشاں الوقت مے گوید زمیں ⁂ ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

حضرت مسیح موعودؑ کی تصدیق میں ایک آسمانی نشان

Digitized by Khilafat Library

اور

حضور قیصر ہند کا شاہی اعلان

خدائے تعالیٰ نے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کو حضور قیصر ہند شاہ انگلستان جارج پنجم کی زبان سے ۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۱ء کو شاہی دربار کے عالیشان موقعہ پر لاکھوں انسانوں کے مجمع میں پورا کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضور قیصر ہند کی ہندوستان میں تشریف آوری خود بخود ایک ایسا بے نظیر تاریخی واقعہ ہے جو ہندوستان کی تاریخ میں ہمیشہ کے لیئے یادگار رہیگا اور ۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۱ء کی تاریخ کو ہندوستان کی آئیوالی نسلیں کبھی نہ بھولیں گی کیونکہ یہ وہ دن ہے جب کہ ملکہ معظمہ کے پوتے۔ ہندستان کے قیصر اور دنیا کے ایک عظیم حصہ کے بادشاہ۔ شاہ انگلستان جارج پنجم نے ہندوستان میں تشریف فرما ہوکر ایسی دھوم دھام اور ایسی شان و شوکت سے ہندوستان کے بادشاہوں کے قدیمی پایۂ تخت میں اپنی تاجپوشی کا جشن منایا ہے کہ ہندوستان کی تاریخ میں اس کی نظیر نظر نہیں آتی۔ بے شک یہ دربار اس لیئے بھی بے نظیر ہے کہ اس دھوم دھام اور اس شان کا جشن اور ایسا نادر موقعہ ہندوستان کے باشندوں کو دیکھنا کبھی پہلے نصیب نہیں ہوا مگر اس سے بھی بڑھکر ایک اور باعظمت اور باشوکت واقعہ ہے جس نے ۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۱ء کے قیصری دربار کو ایک ایسی پاک شان عطا کی ہے کہ یہ دربار نہ صرف ملکی تاریخ میں ایک بے نظیر واقعہ شمار کیا جائے گا بلکہ کل عالم کی مقدس تاریخ میں جو بڑے بڑے شاندار واقعات ظہور میں آئے ہیں اُن میں اس دربار کو بھی ایک نمایاں مقام دیا جائیگا۔

اور نہ صرف ملکی معاملات میں دلچسپی لینے والے اس دربار کے متعلقہ واقعات کو ہمیشہ یاد رکھیں گے بلکہ خدائے تعالیٰ کے وہ پاک بندے جو دن رات خدائے تعالیٰ کے نشانات کے تدبر میں مصروف رہتے ہیں اور جنکو دنیا کی ظاہری شان و شوکت سے چنداں دلچسپی نہیں ہوتی وہ بھی جب اُن امور کا مطالعہ کرینگے جن کے ذریعہ خدائے تعالیٰ نے اپنا مبارک چہرہ دنیا پر ظاہر کیا ہے تو وہ اُس وقت اس شاہی دربار کا بھی نہایت لطف کے ساتھ ذکر کرینگے اور اس شاہی اجتماع پر تدبر کرنا اُن کے لیئے ایک روحانی غذا ہوگی کیونکہ جس دن بڑے بڑے نوابوں اور راجاؤں۔ بڑے بڑے رؤساء اور علماء۔ بڑے بڑے وزراء اور اُمراء۔ بڑے بڑے کرنیلوں اور جرنیلوں۔ بڑے بڑے مدبّروں اور حکیموں اور بڑے بڑے نامی گرامی انسانوں اور دیگر مختلف ملکوں۔ اور ورجوں کے ایک تاریخی اجتماع میں جن کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی تھی ملک معظّم نے کل ہندوستان کے مرکز اور بڑے بڑے عالیشان بادشاہوں اور مہاراجوں اور راجاؤں کے پایۂ تخت شہر دہلی میں اپنی تخت نشینی کی رسم کو ایسے شاہی جشن کے ساتھ ادا کیا کہ دہلی کی در و دیوار نے ایسی شان کا جلسہ پہلے کبھی نہ دیکھا ہوگا اُسی دن خدائے تعالیٰ نے اُسی شہر میں عین اُس لاکھوں انسانوں کے مجمع کے اندر خود اُس ملک معظّم کے ذریعہ جبکہ وہ پورے تجمل کے ساتھ اپنے شاہی تخت پر جلوہ گزین تھا ایک آسمانی نشان ظاہر کیا جس کے ذریعہ خدائے تعالیٰ نے یہ شہادت دی کہ وہ شخص جو چودھویں صدی کے سر پر مسیحیت۔ اور مہدویت کا مدعی ہوکر ظاہر ہوا ہے وہ اپنے دعویٰ میں صادق ہے۔ اس نشان کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۹۰۵ء میں لارڈ کرزن نے بعض ملکی مصلحتوں کو مدنظر رکھکر صوبہ بنگال کو دو حصوں پر تقسیم کر دیا۔ اس وقت بنگالیوں نے بہت شور مچایا اور ہر ایک طریق سے کوشش کی کہ یہ تقسیم نہ ہونے پائے مگر باوجود اُن کی تمام کوشش اور شورش کے گورنمنٹ نے بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کرکے ہر ایک حصہ پر ایک لفٹنٹ گورنر مقرر کر دیا۔ گورنمنٹ کی بڑی غرض اس تقسیم سے یہ تھی کہ مشرقی بنگال میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ تھی اور اُن کے حقوق کی حفاظت کے لیئے ضروری تھا کہ اُن کا علاقہ

بنگال کے باقی علاقہ سے جدا کر دیا جاوے۔ اس تقسیم کے بعد بھی بنگالیوں نے بہت کوشش کی کہ یہ تقسیم منسوخ کی جاوے مگر گورنمنٹ نے قطعی طور پر فیصلہ کر دیا کہ یہ تقسیم منسوخ نہیں ہو سکتی اور نہ اس میں کوئی ترمیم ہو سکتی ہے۔ لارڈ کرزن کے بعد جب لارڈ منٹو گورنر جنرل ہو کر آیا تو اُس نے بھی بنگالیوں کو یہی سنایا کہ بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا ہے اُس میں اب کوئی ترمیم و تنسیخ نہیں ہو سکتی۔ پارلیمنٹ میں بھی جب بعض ممبروں نے بنگالہ کی نسبت تحریک کی تو لارڈ مارلے وزیر ہند نے کھُلے الفاظ میں سنا دیا کہ یہ ایک فیصلہ شدہ امر ہے جس کو گورنمنٹ کسی صورت میں منسوخ نہیں کر سکتی اور نہ اب اس میں کوئی ترمیم ہو سکتی ہے۔ غرض جب قطعی طور پر فیصلہ ہو چکا اور بنگالیوں کو نہایت کھُلے الفاظ میں جواب دے دیا گیا کہ اب اس کے متعلق کوئی اُمید رکھنا بے سود ہے اُس وقت ۱۱۔ فروری ۱۹۰۶ء کو زمینی گورنمنٹ کے فیصلہ کے برخلاف اور زمینی حکام کے اعلان کے اُلٹ آسمان پر ایک فیصلہ کیا گیا اور اُسکی اطلاع بذریعہ آسمانی تار کے خدائے تعالیٰ کے خلیفہ حضرت مسیح موعودؑ کو دیگئی جس کے الفاظ یہ تھے "پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا اب اُنکی دلجوئی ہو گی"۔ خدائے تعالیٰ کے مسیحؑ نے اس آسمانی پیام کو فوراً ملک میں شائع کر دیا اور نہ صرف اس سلسلہ کے اخبارات۔ بدر۔ الحکم۔ ریویو٭ وغیرہ میں یہ وحی شائع کی گئی بلکہ ملک کے دوسرے اخبارات اُردو اور انگریزی نے بھی اُسی وقت اس پیشگوئی کو شائع کر دیا اور بعض نے جو سلسلہ سے عناد رکھتے تھے اس پر ہنسی کی اور جب کبھی پالیمنٹ میں وزیر ہند کسی ممبر کی تحریک پر یہ جواب دیتا کہ تقسیم بنگالہ ایک ایسا امر ہے جو قطعی طور پر فیصلہ ہو چکا ہے جسمیں کوئی ترمیم نہ ہو گی تو پنجاب کے بعض اخبارات کو فوراً یہ الہام یاد آجاتا اور طعنہ دیتے ہوئے سلسلہ احمدیہ سے سوال کرتے کہ تمہارا الہام کہاں گیا۔ جو لوگ اخبار خوانی کے عادی ہیں وہ اس بات کی شہادت دینگے کہ تقسیم بنگالہ کے بارے میں اب گورنمنٹ اور پارلیمنٹ کی طرف سے قطعی طور پر مایوسی ہو چکی تھی اور کوئی اُمید باقی نہ رہی تھی۔ اور اعلیٰ حکام نے نہ ایک بار بلکہ کئی بار ایسے قطعی الفاظ میں جواب دیئے

٭ دیکھو ریویو انگریزی و اُردو بابت ماہ فروری ۱۹۰۶ء

تھا۔ کہ اب ذرا بھر امید بھی باقی نہیں رہی تھی۔ کہ اس حکم میں کوئی ترمیم کی جاویگی جس سے بنگالیوں کی دلجوئی ہو چنانچہ خود بنگالیوں نے آخر مایوس ہوکر اسکے متعلق اس قسم کی کوشش و شورش کرنا عملی طور پر چھوڑ دیا تھا جیسی وہ ابتدا میں کیا کرتے تھے۔ ناظرین میں سے جو اصحاب خود اخبار خوانی کی عادت نہیں رکھتے وہ اُن احباب سے دریافت کرسکتے ہیں جو باقاعدہ طور اخبار پڑھنے کے عادی ہیں اور اُن کو معلوم ہوگا کہ تقسیم بنگالہ کی نسبت گورنمنٹ کی طرف سے قطعی طور پر مایوسی کا جواب مل چکا تھا۔

اگرچہ ظاہری طور پر کوئی اُمید نہیں تھی کہ بنگالہ کے بارہ میں جو پہلے حکم جاری کیا گیا تھا اُسکی

Digitized by Khilafat Library

کوئی ایسی ترمیم کیجاویگی جس سے بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی۔ مگر ممکن نہیں تھا کہ خدائے تعالیٰ کے مُنہ کی بات ٹل جاوے۔ وہ اپنی ہستی اور اپنے علم اور اپنی قدرت کا ثبوت دینے کیلئے ہمیشہ ایسے امور کی خبر دیتا ہے جو ظاہری نظر میں انہونے ہوتے ہیں چنانچہ اس موقعہ پر بھی اُسنے ایسا ہی کیا اور جب پورے طور پر دنیا کو مایوسی ہوچکی اُسوقت اُسنے اپنی بات کو پورا کردیا اور پورا بھی ایسے طور پر کردیا کہ ایک دنیا کو حیرت میں ڈالدیا۔ اُسنے اپنی بات کو پورا کرنیکے لیئے ایک بڑے عظیم الشان بادشاہ کے دل میں یہ تحریک پیدا کی کہ وہ سابق دستور اور رسم کے برخلاف ہندوستان کے بادشاہوں کے پرانے پایۂ تخت دہلی میں اپنی تاجپوشی کا جشن منائے اور جب وہ دربار کرچکا اور ساری رسمیں ادا کرچکا اور اُس کا نائب السلطنت اُسکی طرف سے بڑی بڑی انعامات کا اعلان کرچکا اور قریب تھا کہ وہ شاہی جلسہ ختم ہو اُس وقت وہ بادشاہ اپنے تخت کے سامنے کھڑا ہوا اور خدائے تعالیٰ نے اُس کی زبان کو ایک ایسا اعلان کرنیکے لیئے گویا کیا جس کو سُنکر نہ صرف اُس عظیم الشان دربار کے حاضرین دنگ رہ گئے بلکہ جب وہ اعلان انگلستان کے دار الخلافہ لنڈن میں پارلیمنٹ کے ممبروں کے سامنے سنایا گیا تو وہ ممبر بھی اُس اعلان کو سُنکر چونک اُٹھے اور جب یہ خبر ہندوستان میں شائع ہوئی تو کل ہندوستان کے لوگ اسکو سُنکر سکتہ کے عالم میں ہوگئے۔ اور جب یہ خبر بنگالیوں کے کان میں پہنچی تو انہوں نے بلا اختیار خوشی کے نعرے بلند کیئے۔ جو اعلان ملک معظم نے ۱۲۔ دسمبر کو کیا وہ یہ تھا کہ آج سے بجائے کلکتہ کے یہ شہر جسمیں انگلستان کا بادشاہ اسوقت کھڑا ہوا ہے ہندوستان کا پایۂ تخت ہوگا اور تقسیم بنگالہ میں یوں ترمیم کیجاویگی کہ شرقی بنگال اور مغربی بنگال دونوں کا ایک گورنر ہوگا۔ اور بہار۔ ناگپور۔ اڑیسہ کے علاقے* ملاکر ایک علیحدہ صوبہ ہوگا اور آسام میں† چیف کمشنر ہوگا۔ یہ وہ اعلان ہے جس سے خدائے تعالیٰ نے اپنے اُس وعدہ کو پورا کیا کہ تقسیم بنگالہ کے بارے میں اب بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی۔ وہ دن سلسلہ احمدیہ کے لیئے عید کا دن تھا کیونکہ اُس دن خدائے تعالیٰ نے اپنے مرسل مسیح موعود علیہ السلام

* یہ علاقے پہلے مغربی بنگال میں شامل تھے۔

† یہ علاقہ پہلے مشرقی بنگال کے ساتھ شامل تھا۔